



سوال

(177) طلاق کی نیت سے نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص حکومتی نمائندے کے طور پر ملک سے باہر جانا چاہتا ہے، وہ شرم گاہ کے تحفظ (بے حیائی سے بچنے) کی خاطر بیرون ملک معینہ مدت تک شادی کرنا چاہتا ہے، اس عرصے کے بعد وہ اسے طلاق دے دے گا، لیکن وہ عورت کو اس کے متعلق آگاہ نہیں کرتا کہ وہ اسے طلاق دے گا۔ اس کے اس فعل کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کی نیت سے نکاح کرنا دو حالتوں سے خالی نہیں، یا تو وہ نکاح کے وقت شرط لگائے کہ وہ لڑکی سے ایک ماہ، ایک سال یا تعلیم مکمل ہونے تک شادی کرے گا۔ یہ نکاح منقہ ہے اور حرام ہے۔ یا پھر بوقت نکاح اس بات کو مخفی رکھے اور بطور نکاح کی شرط کے اس کا تذکرہ نہ کرے تو حنا بلد کے مشورہ مذہب کی رو سے یہ بھی حرام ہے اور نکاح فاسد ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”مخفی بھی مشروط کی طرح ہے۔“ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ بِأَنْفُسِهِ) (البخاری حدیث 1)

”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، ہر آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی۔“

نیز اس لیے بھی کہ اگر کوئی شخص مطلقہ ثلاثہ سے اس بنا پر نکاح کرے کہ وہ اس عورت کو پہلے خاوند کے لیے حلال کرنے کی خاطر طلاق دے دے گا (یعنی حلالہ کرے) تو یہ نکاح فاسد ہو گا اگرچہ یہ نکاح بغیر کسی شرط کے تھا، کیوں کہ نیت والا مشروط کی طرح ہے۔ جس طرح حلالہ کی نیت نکاح کو فسخ کر دیتی ہے اس طرح منقہ کی نیت بھی نکاح کو فسخ کر دیتی ہے یہ حنا بلد کا قول ہے۔

اس مسئلے میں اہل علم کا دوسرا قول یہ ہے کہ طلاق کی نیت سے نکاح کرنا جائز ہے، مثلاً ان اجنبی مسافروں کے لیے جو حصول تعلیم وغیرہ کے لیے باہر جاتے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ ایسا نکاح اس لیے جائز ہے کہ اس نے ایسی کوئی شرط عائد نہیں کی۔ اس نکاح اور نکاح منقہ میں فرق یہ ہے کہ نکاح منقہ کی صورت میں معینہ عرصہ پورا ہونے پر فریقین میں از خود جدائی ہو جاتی ہے، خاوند چاہے یا نہ چاہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جبکہ ایسے نکاح میں ممکن ہے کہ خاوند بیوی میں دلچسپی کا اظہار کرے تو وہ اس کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو قولوں میں سے ایک قول یہی ہے۔

